کتاب ملنے کا پتہ :- لالہ پیارے لال اینڈ سنز بکسیلر بدایوں

اصل سوانگ

بنوباس لیلا

رامائن کا پہلا حصہ

من تصنیف

سحر زبان عالی مناقب جناب منشی نرائن داس صاحب پارسری مرحوم

متخلص بہ شعلہ رئیس بدایوں

حسب الارشاد پنڈت شمبھودیال صاحب پارسری بدایونی نبیرہ زادہ

مصنف ہذا و برادر زادہ پنڈت بشیشر دیال صاحب پارسری

بہ اہتمام رام سرن لعل رستوگی منیجر

شانتی پریس بدایوں میں چھپا

۱۹۳۲ء

بار پنجم ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد

اشتہار

منشی نرائن داس صاحب پاراسری شعلہ ورئیس بدایوں کی تصنیف کردہ حسب ذیل کتب چھپکر تیار ہیں۔ شائقین سے التماس ہے کہ جلد خرید فرماویں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

۱۔ بنو باس لیلا	اردو	(راماین کا پہلا حصہ)	۳/
۲۔ شکتی لیلا	اردو	(راماین کا دوسرا حصہ)	۳/
۳۔ ستی لیلا	اردو	(راماین کا تیسرا حصہ)	۳/
۴۔ فسانۂ عجائب	اردو		۳/
۵۔ اندل ہرن	اردو		۳/
۶۔ سوانگ راستہ گیان مارگ			۳/
۷۔ اصل سوانگ راجہ بھرتری			۴/

ملنے کا پتہ

۱۔ مینجر شانتی پریس بدایوں

۲۔ لالہ پیارے لال اینڈ سنز بک سیلر بدایوں

پنڈت شمبھو دیال پاراسری نبیرہ زادہ
عالیجناب منشی نراین داس صاحب پاراسری
متخلص شعلہ رئیس بدایون

اوم

تت ست

سدھ سری گنیش آئینہ

استت سری دورگا جی

میں تیری استت کروں ہاتھ جوڑ سر نائی
جو جو جگدمبنی جگت جننی جو کالی کھپڑ والی کی
جن شمبھ نشمبھ کو ناس کیا اور رکت بیج کو مارا ہی
اے دوکھ بناسن بپت بدارن سدا سکھ کی داتا ہو

سوانگ بنایا ہی نیا کیجو سدا سہائے
جے جے جو درگا جگتانی کی جے جوالا جگتپالی کی
جن چنڈ منڈ کی کھنڈ کھنڈ کر سنتوں کو نستارا ہی
ان داس نراین پر کرپا کر جگت جننی جی ماتا ہو

راجہ دسرتھ از گرو بشسٹ

اے گرو تم پرشاد سے ہیں بیٹے میرے چار
بڑا بیٹا ہوا وہ جوان ہوا اب راج اسے دلوا دیجے
جسدن ہووے ساعت اچھی وہ دن مجھ کو فرما دیجے

اُن میں سے سری رامجی لائق اور ہشیار
کوئی دیکھ مہورت اچھی سی گدی پہ اُسے بٹھلا دیجے
بھگوان بھجن میں کیا کروں اب یہ مجھکو اگیا دیجے

بشسٹ از راجہ دسرتھ

اے راجہ تو دھن ہے دھن تیرا اوتار
ہے تم سے زیادہ ہمکو خوشی کل کرنا ہو سو آج کریں

دھن ہی تیری بدھ کو ست تیری گفتار
شب شنکر تم پر دیا کریں بھگوان سپھل یہ کاج کریں

ہے وہی مہورت نیک لگن جب رام اوڈ کا راج کریں
اب آگے وہ کچھ ہو دیگا جو کچھ اچھا مہاراج کریں

راجہ دسرتھ از سومنت

اے سومنت جلدی اٹھو سجا راج سماج
ایسی رچنا رچدی کوئی جو اندر دیکھ شرما جاوے
کیلاش پوری بیکنٹھ دہام شب دیکھ اوسے لجیا کھاوے
گلزار جنان بستان جہاں حیرت سے اپنی ہاتھ ملیں
دکھو کہ میرے خزانہ کا کوئی نہ کہیں محتاج رہے
سب میری برابر ہو جائیں آنند کریں اور دان کریں

کل کے دن سری رام کو جو دینا ہے راج
اور کاریگری اپنی ساری سب بھول بسو کرما جاوے
ہو رشک ارم ہر کوچہ گلی وہ کاریگری تو دکھلاوے
رضوان و حور کریں تحسین اور واہ واہ ثنا کریں
جو ایک کا طالب ہو تجھسے تو ایک کے اسکو سو سو دے
جو میری گھر میں ہے سامان وہ اپنے گھر سامان کریں

سومنت از رعایا

رام چندر کا ملک ہے سنیو کان لگائے
لعل جڑت بندن واری دروازہ پر لگواؤ تم
سونے چاندی کے کلسوں میں بھر گنگا جل بھرواؤ تم
جس چیز کی تم کو خواہش ہو میرے گھر سے لیجاؤ تم

یہہ راجا کا حکم ہے کہتا ہوں سمجھائے
گج موتیوں اور جواہر کا اب گھر گھر چوک پُراؤ تم
مخمل دیبا اور اطلس کے گلیوں میں فرش بچھاؤ تم
بیکنٹھ سے بڑھکر ہو جاوے اب ایسا نگر سجاؤ تم

سرستی

چلی سرستی سرگ سے کیسی ہوئی دو چار
منہہ نوچتی تھی اور روتی تھی اور سر بال کھسوٹتی تھی
بے چین بکل بیاکل بیکل بیتاب نپٹ گھبراتی تھی

بدھ کو اوسکے ہر لیا ہوئی نپٹ بیزار
چلاتی تھی گھبراتی تھی اور پڑی زمین پر لوٹتی تھی
کبھی سر کو اپنے پیٹتی تھی کبھی کوٹتی اپنی چھاتی تھی

رانی کیکئی از کبری

اے دیا یہ کیا ہوا باندی تیرا حال
رنگ زرد منہ فق ہو آنکھیں ہو گئیں لال

کیا بھوت نے تجھکو پکڑا ہی یا دیو پری کا سایہ ہے
یا گھر سے تیری کوئی خبر مرجانیکی لے آیا ہے

دیوانی ہوئی یا نشہ پیا یا دکھ کسی سے پایا ہے
دوں اس کو سزا اور دلواؤں کہو کس نے تجھے ستایا ہے

کیوں روتی ہی کیا دکھ ہوا کیوں تو نے سوگ اٹھایا ہے
یہ حال تو کہہ مجھسے باندی دل غمسے میرا گھبرایا ہی

باندی از رانی کیکئی

مکر و دغا اس دہر کا ہی سارا مشہور
جانے کیا بھگوان کو آگے ہی منظور

وہ راجہ صاحب رانی جی کے عاشق زار کہاتی تھی
ہر وقت تمہاری صورت پر وہ صدقے ہو ہو جاتی تھی

ہر وقت زباں پر نام ترا جو بات بات میں لاتی تھی
تم ذرا خفا ہو جاتی تھیں تو سو سو بار مناتے تھے

اور دیکھ ترا گل سا چہرہ وہ پھولے نہیں سماتے تھی
بن دیکھے تمہاری صورت کے وہ ان پان نہیں کھاتی تھی

دل جان و جگر سے زیادہ وہ پیارا تمہیں بتاتی تھے
اور بھرت کو اپنا لخت جگر اور نور نظر فرماتے تھے

نرگنی ست بادی سچ اور وہ ہرم ڈھبا کہلاتی ہیں
سو کوشلا سُت رام چندر کو راج تلک دلوانے ہیں

ایضاً

ہوش ہیں میرے باختہ دیکھ جہان کا طَور
ظاہر ہیں کچھ اور ہی باطن میں کچھ اور

وہ مہر و محبت کدھر گئی وہ کدھر گئی الفت پیاری
دیا رام چندر کو راج تلک یہ دیکھو رسم وفاداری

گر سچ پوچھتی ہو رانی ہی اسی سبب گریہ زاری
اس مہر و محبت کے صدقے اس الفت کے بلہاری

جب رام کو راج تلک ہو گا تب بھرت کریں خدمتگاری
اور تمکو داسی کرمانے سری رام چندر کی مہتاری

رانی کیکئی از باندی

ہٹ جا آگے سے میرے کیوں آیا ہی کال
گر بولی ایسا بچن تو لونگی زبان نکال

لوں کھینچ زباں منہ سے باہر گر تو نے ایسا کلام کیا
قربان ہیں اپنے بالم کے من چینا میرے کام کیا

میرے رام کو دوش لگاتی ہے اور راجہ کو بدنام کیا
ہے سارے جہاں میں عیش و خوشی کیوں تو نے رنج و آلام کیا

گرڑہ

یہ تو نے کیا کہا نکل تو گھر سے میرے
کالا منہ کروائے تجھے میں گھر سے نکالوں

کاٹوں تیری زبان انت میں توڑوں تیرے
دوا و نجلی بھر خاک تیرے سر میں ڈالوں

باندی از کیکئی

ہوتی ہو کس واسطے تم رانی دلگیر
تم میرا قصور معاف کرو مجھے ان باتوں سے مطلب کیا
ایک مدت میں نے کھایا نمک کرنی ہوں نمک کی شرط ادا
ہوا مایا موہ مجھے اس سے میں نے بھرت کو گود کھلایا تھا

نیکی کرتے ہو بدی یہ میری تقدیر
میں باندی ہی کہلاؤنگی اب کوئی اودہ کا ہو راجا
میں ایسی سمجھ کے بلہاری نیکی کا بدی بدلا پایا
اب سوچ تو تو دل میں رانی اس کام کا ہے انجام برا

رانی از باندی

بیٹھی ہنس کر جب پر جب رانی کی جائے
تو خیر خواہ ہے اے باندی میں نے تجھکو اب پہچانا ہے
دنیا میں کوئی کسی کا نہیں مطلب کا سارا زمانہ ہے
ہے دغا باز راجہ دسرتھ اب مینوں اسکو جانا ہی

آگ ببولا ہو گئی بولی یوں گھبرائے
جو اپنا ہے سو اپنا ہی بیگانہ سو بیگانہ ہے
جو کوئی بھروسا کسیکا کرے وہ بیوقوف دیوانہ ہے
تدبیر بتا مجکو کوئی تو خردمند اور دانا ہے

باندی از کیکئی

در حالنگوٹھے بیٹھ اجب رانی انجان
ہے قرض تمہارا راجہ پر اُس قرض کو اپنی طلب کرو
پہلے تو قول و قرار کرو پھر پیچھے اپنا لہنا لو

راجہ نے دینے گئے دو تجکو بر دان
لو بھرت کو راج اجودھیا کا اور چودہ برس بن رام کو دو
اب آگے وہ کچھ ہو ویگا جو کچھ کہ تیری تقدیر میں ہے

رانی کیکئی

آگ بدن میں لگ گئی سنتے ہی بگیا
وہیں زمین پر گر پڑی زیور دہر اُتار

باموئے پریشاں دیدۂ گریاں سینۂ سوزاں دردِ بدل
مضطر نالاں با شور و فغاں بیتابی دل سے تھی بسمل

بیکلی سی تھی از بس بیکل تھا تیغ ستم سے دل گھائل
تھی شکل ڈراونی ہوا ایسی ہو دیکھ جسے آسیب خجل

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

راجہ آیا محل میں جسم گیا تھرائے
سر سے لے پاؤں تلک گیا پسینہ آئے

ای جان جہاں کہو خیر تو ہی کیا صورت آج تمہاری ہے
ہی رام چندر کا راج تلک جنکی تو پران پیاری ہے

چل راج بھون میں دیکھ تو لے کیسی کیسی تیاری ہے
ہی دھوم دھام گھر گھر پور میں آنند ہر اک نر ناری ہے

رانی کیکئی از راجہ دسرتھ

تو راجہ رگھو کل تلک ہے دھرم تیرا اوتار
سپنی تنگ ہوتی نہیں جھنٹ تری گفتار

دو دینے کئے بردان مجھے وہ راجا جی دلواؤ مجھے
دو گے کہ نہیں منہ سے کہدو سچی سچی بتلاؤ مجھے

گر دینے میں انکار ہو کچھ اس وقت ابھی فرماؤ مجھے
پہلے دیدو لہنا میرا جی چاہے جہاں لیجاؤ مجھے

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

ای رانی کیا چیز ہیں دو دینا بردان
دو کے بدلے چار لو حاضر ہیں تن من

گڑہ

بر تو ہیں کیا چیز پران مانگو تو دیدوں
جس کو تم کہدیو جان تن من دھن بخشوں

ہاں دینے ہیں کئے جھونٹ کاہے کو بولوں
سچوں کی کہیں بات بھلا ہوتی ہے دگر گوں

جی چاہے سو لیو مجھے انکار نہیں ہے
منہ مانگے لے لیو مجھے تکرار نہیں ہے

ذرا نہیں انکار بلکہ اقرار مجھے ہے
تم سے میری جان ہمیشہ پیار مجھے ہے

رانی کیکئی از راجہ دسرتھ

پہلے بھی دینے کئے پھر بھی ہے اقرار
اے راجہ تم کر چکے تر باچا دو بار

بردان میں تم سے مانگتی ہوں گر لہنا میرا دیتے ہو
دو بھرت کو راج اجودھیا کا اور چودہ برس بن رام کو دو

کیوں سنتی ہی رُخ زرد ہوا غش آنے لگا کچھ تو بولو
تم کسکی زباں سے کہتے تھے رانی جی چاہی سو لیلو

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

غفلت سے بیدار ہو کیا گریباں چاک
بیقرار بیتاب ہو بولا وہ غمناک

دیوانی ہے یا متوالی تیری ایشر نے ہی مت ماری
کس واسطے مجھپر کرتی ہی یہ جور و جفا و ستمگاری

سری رام چند کو ہی ہر دم تو کوشلیا جی سی پیاری
قربان رام پر تو رانی اور رام سدا تجھپر واری

کڑہ

رام تمہاری پوت رام کی تم مہتاری
رام تمہارے پران رام کی تم ہو پیاری

کیا تجھکو ہو گیا بدھ ہی کس نے ماری
ایسا بجر کٹھور بچن مت بولو ناری

لاونی گوہر

رانی ایسی نہ منہ سے نکالو

رام چند کو بنواس ہو جیب کو اپنے سنبھالو
بھرت کو دیدو راج اودھ کا۔ رام کو بھی مت ٹالو

ایک بچن کو ہمیں نے پالا۔ ایک بچن تم پالو
راجہ دسرتھ پران تجت ہے۔ دیکھو دیکھنے والو

رانی کیکئی از راجہ دسرتھ

اے راجہ دھرماتما دھرم دہجا مہاراج
کھوتے ہو کیوں دھرم کو دو دن کا ہے راج

پہلے تو مجکو دینے کئے اب پیچھے سی کیوں ہٹتے ہو
کیوں اپنے دھرم کو کھوتے ہو مہاراج ادھرمی ہوتے ہو

کیوں جگ میں ہنسی کراتی ہو کیوں کل کا نام ڈبوتے ہو
تھوڑی سی زندگی باقی ہی کیوں اسکو متھیا کھوتے ہو

بل نے رکھا دھرم جگت میں پائی کیرت — دھرم پہ تھا ہرچند دیس میں ملی بھلائی
تم بھی رکھو دھرم کہوں تمسی سمجھائی — منہ سے جو کہدیا کرو مت لیو برائی

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

ای ہو رانی کیکئی میں تیری قربان — ہا ہا کھاؤں پئیاں پڑوں کہنا میرا مان
لے راج پاٹ اور دھن دولت مال سب وجواہر زیور — مجھے جان تلک انکار نہیں درکار ہو شوق سے کاٹ لے سر
لے بھرت کو راج اجودھیا کا پر رام پہ اتنا ظلم نکر — کریں بھرت جی راج اجودھیا کا وہ بیٹھا رہیگا اپنے گھر

کڑہ

جوڑوں دونوں ہاتھ پڑوں میں تیرے پئیاں — مت کاٹے وہ پیڑ تو بیٹھی جسکی چھئیاں
ڈوبت ہوں منجدھار پکڑ لے میری بئیاں — رکھ لے میری لاج تری ہے اگھی گسیاں

لاونی گوہر

رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا

رام چندر کی بال وسنتھا — بالک ہے البیلا
سگے پتر ہیں میری چارو — کوئی نہیں سوتیلا
راج نہ دو اسی گھر ہی رہن دو — کھایا نہ کچھ یہہ کھیلا
بھرت کو دیدو راج اودھ کا — چھوڑو بن کا جھمیلا

راجہ دسرتھ ست کہت ہے — دنیا درشن میلا

سومنت از رانی کیکئی

چار گھڑی دن چڑھ گیا نہیں آئے مہاراج — تب سومنت محلوں گیا چھوڑ کے راج سماج
بیہوش خموش طپاں لرزاں تڑپے تھا پڑا وہ جہاں پال — پیرہن کہیں اور مکٹ کہیں ٹکڑے تھے جیب و داماں
سر اپنا زمیں پر پٹکے تھا بینائی دل سے تھا نالاں — یہہ حال نراجہ کا دیکھا تو دلمیں سومنت ہوا حیراں

کیکئی سے پوچھا مہارانی یہ چال تو کر کچھ مجھ سے بیان   آج اور ہی کچھ دکھلاتا ہے کل راج تلک کا نھا سامان

رانی کیکئی از سومنت

اے سومنت تو رام کو جلدی لاؤ بولائے   جب وہ آئینگے یہاں سب ظاہر ہو جائے
جس وقت سومنت گھر سے نکلا تو آنکھ سے نیر ہو جاری   یہ حال زار جب دم دیکھا حیران ہوئی پرجا ساری
فرماؤ سومنت جی خیر تو ہے یہ پوچھیں نگر کی نرناری   گھبراؤ نہ کوئی صبر کرو بھگوان ہیں سب کے رکھواری

سومنت از رامچندر جی

الکھ نرنجن الکھ گن مایا اپرم پار ॐ   اسر ٹبارن کے لئے لیا منج اوتار
اے نٹ ناگر اے لیلا دھر یہ نیا سوانگ دکھلایا ہے   بید سبیں اور سار دونے کبھی انت نہ تیرا پایا ہے
تم چھن ہیں جو چاہو سو کرو دہن دہن تمہاری مایا ہے   اے رام ہمارے ساتھ چلو رانی نے تمہیں بلایا ہے

رام چندر

رام چندر جی چلدئے مند مند مسکائے   دیکھ پتا کے حال کو نپٹ گئے گھبرائے
منھ صاف کیا۔ آنسو پونچھے پانوں کے تلوے سہلائے   پھر عطر کیوڑہ مٹی کے ہر قسم قسم کے منگوائے
خود جان بوجھ انجان بنے بیچین ہوئے اور گھبرائے   پھر فرمایا کیا حال ہوا آنکھوں میں آنسو بھر لائے

راجہ دسرتھ

رامچندر کی جب سُنی راجا نے گفتار   اوٹھکے گود میں لیلیا کیا نہایت پیار
پیشانی چومی بوسے لئے پھر گود میں اپنی بٹھلائے   ٹکٹکی باندھی چہرہ پہ اور آنکھ میں آنسو بھر لائے
اک آہ سرد دل سے کھینچی بیہوش ہوئے اور گھبرائے   جب آنکھ کھُلی اُس غفلت سے تب دل بچن یہ فرمائے

راجہ دسرتھ

دہرگ ہے میری زندگی دہرگ ہے بھوگ بلاس   رامچندر سے پتر کو دیتا ہوں بنواس

اکاس دو ہرن ٹوٹ پڑے پھٹ جا دھرن میں سما جاؤں — میں پاپی پاتکی ہتیارا مونہہ کیسے کسکو دکھلاؤں

میں رامچند رسے پیارے کو کس طرح سے دیس نکالا دوں — یہ کہتے کہتے غش آیا تو مرتے پے تھا پڑا وہ زار زبوں

آخر کو غش سے ہوش ہوا تب بولا اب کیسی کروں — دنیا رکھوں یا دین رکھوں ایمان رکھوں یا جان رکھوں

نہیں ماتا پتا کا پیسر ہرگز اور جھوٹ بھلا کیسے بولوں — اب یہی مناسب ہے مجکو بردان بھی دوں اور بن بھی دوں

رام چند از راجہ

پتا سچ مجھسے کہو یہہ ہے کیا احوال — کیوں ہیں یہ بے تابیاں کیوں ہے رنج و ملال

کیوں غش پہ غش چلے آتے ہیں کیا کچھ تم کو بیماری ہے — دیکھے سے رقت آتی ہے یہ حالت زار تمہاری ہے

کچھ تم سے کسی نے سخت کہا یا کچھ تقصیر ہماری ہے — فرمائیے مجھسے اے راجہ کیا دکھ آپ پہ بھاری ہے

راجہ از رامچندر

سنتے ہی اس بات کے لینا کنٹھ لگا لے — جو کچھ میرا حال ہے مجھسے کہا نجائے

کیا تم سے کہوں اے لخت جگر جو کچھ مجھکو بیماری ہے — میں نے اپنے ہاتھ سے پاؤں میں سب آپ کلہاڑی ماری ہے

میری سپیٹ میں مکر زہر سے بھی ظالم نے لگائی کٹاری ہے — یہ دشمن پورب جنم کی تھی کیکئی جو میری ناری ہے

مجھے دھوکا دیکر بر مانگا تقدیر بگڑ گئی ساری ہے — تم چودہ برس بن رام کو دو اب یہ ہی خوشی ہماری ہے

رام چندر از راجہ

پہلے تو ماں کی رضا پھر آپکا قول و قرار — لاؤں گا دل سے بجا میں ہوں تابعدار

یہ چودہ برس بن کا رہنا ہے چودہ پل سے کم مجکو — نہیں راج پاٹ کا رنج مجھے نہیں ذرہ کا غم مجکو

میں راضی اور خوشنود ہوا ہے ماتا پتا کی قسم مجھکو — کر دیجے رخصت مہاراجہ یاں بھاری ہے یکدم مجکو

گرہ

ماتا پتا کا حکم پتر کو ہے سکھ دائی — سر آنکھوں سے بجا میں اسکو لاؤں مائی

ہوا بڑا آنند مجھے ایشر کی دوہائی
کرے اودھ کا راج بھرت میرا چھوٹا بھائی

رانی کیکئی از رامچندر

رام تمہیں بنواس ہے من میں لیو بچار
تم بن کو چلے ہیں اپنی پوت کو راج تلک دلواؤنگی
تدبیر چلے میرے آگے کوئی نہ تمہاری ماتا کی

بہو شن بستر انگ سے مجکو دیو اوتار
یہ زیور کپڑا بھرت راج کو سبھا سنت پہناؤں گی
تم بن کو چلے ہے اور راج ملا ہے اب جاگ گئی قسمت میری

رام چندر از رانی کیکئی

رانی تیرے حکم سے نہیں مجھے انکار
راجا دلیپ نے بھاگیرتھ کو مالا کنٹھا بخشا ہے
یہ لو اپنا زیور کپڑا اسری بھرت راج کو پہناؤ

یہ لے جو میری پاس ہی کر لے اسکی شمار
اور راجہ دلیپ کو سورج نے یہ کھانڈا اسکا بخشا ہے
مجھے کوئی چیز درکار نہیں مرگ چھالا اور کھڑاؤں دو

رانی سومترا از لچھمن جی

بیٹے تجکو گربھ میں رکھا ہی نو ماس
نو ماس گربھ میں رکھا ہے اور برسوں دکھ اوٹھایا ہے
جسدن کے لئے تجھے پالا تھا وہ دن اب آگیا ہے

اب تو سب لائق ہوا لو دیکھیے میری رن آس
کس محنت اور مشقت سے اب تجکو جوان کر پایا ہے
کیکئی نے کوشلا ست کو اب راج سے بن لوایا ہے

کرڑہ

کوشلا کا پوت مجھے پرانوں سے پیارا
کٹھن بنوں کی راہ اکیلا کیسے جاوے
پھول سا کومل بدن کنول سے نازک تن ہے
نا کوئی سنگت ساتھ نہ کوئی بات پوچھیا
تم بھی بن کو جاؤ کرو سندن شیو کائی

اکیلا بن کو جائے مرن ہو جای ہمارا
نا کوئی سنگت ساتھ ہزاروں دکھ اوٹھاوے
چھوٹی عمر نادان بنوں کا پنتھ کٹھن ہے
نا کوئی پرسان حال نا کوئی دھیر دھرایا
بڑی رام پہ بپت لکھن تم ہو سہائی

لچھمن جی از رانی سومترا

ماتا تیرے حکم سے نہیں مجھے انکار — تیرا اور سری رام کا ہوں میں تابعدار
ہیں شکر گذار ہوا تیرا جو تو نے مجھ سے فرمایا — سر آنکھوں کے پلکوں کے بل ہیں تیرا حکم بجا لایا
ہیں دہن آپکو سمجھوں ہوں اس دیہہ ہرے کا پھل پایا — ہیں رخصت تجھسے ہوتا ہوں تیرا ابنا رہی مجھپر سایا

لچھمن جی از رام چندر

اے بھیّا میں بھی چلوں بن کو تمہارے ساتھ — مجکو چھوڑ نا جانکر پکڑو میرا ہاتھ
تم جہاں کہیں کو جاؤ گے میں ساتھ تمہارے جاؤنگا — دن رات کروں خدمتگاری پھل پھول توڑ کر لاؤنگا
تم بن کو جاؤ میں یہاں رہوں گیا کالا منہ کرواؤنگا — لیچلو مجھے ہمراہ ناتھ میں کام وقت پر آؤں گا

رام چندر از لچھمن جی

اے لچھمن تم دہن ہو دہن تمہارا نیہ — لیچلنا تم کو مگر اتنا ہے سندیہہ
ای بھیّا میری جدائی کا اب دکھ پتا پر بھاری ہے — ہے ماتا سومترا مہا دوکھی اور دکھی رعیت ساری ہے
ہاں بہرت سترہن مہا دوکھی اور کوشلا دکھیاری ہے — تم ان سبکا دھیرج دہارو اب یہی خوشی ہماری ہے

لچھمن جی از رامچندر

یہہ مجھ سے ہوتا نہیں جو ساتھ نہیں میں جاؤں — چھری ماروں پیٹ میں جل ڈوبوں کیوں بس کھاؤں
ہیں تابعدار تمہارا ہوں اور خدمتگار تمہارا ہوں — ہیں عاشق زار تمہارا ہوں محو دیدار تمہارا ہوں
مجھے اور کسی سے کیا مطلب فرمانبردار تمہارا ہوں — بندہ بے عذر تمہارا ہوں اور جاں نثار تمہارا ہوں

جانکی جی از کوشلا جی

ای ماتا پیّاں پڑوں جوڑوں دونوں ہاتھ — ہیں داسی ہوں آپکی تم ہو میری ناتھ
جس دن سے بیاہی آئی ہوں یکدم نہ مجکو یاں ہوئی لی… — رہا پاس اوست ہر دم مجکو کبھی کوئی بات نہیں بولی

جز خدمت اور اطاعت کے نہیں میں نے کوئی سوال کیا
اور تم نے مجکو اے ماتا بچوں کی طرح سے پال لیا

ماں باپ سے بڑھکر اے میا تمنے ہی مجکو پیار کیا
جو کچھ میں نے دل میں چاہا ہے کبھی میری تیار کیا

جو جو ہیں دھرم گرہستوں کے جو کچھ بیوہار ہیں لوگ کے
پت دھرم کرم استریوں کے سب مارگ گیان مجھے بتلا دیے

لاچار مجھے کچھ کہنا ہے تم میرا معاف قصور کرو
یک عرض میں تمسے کرتی ہوں ماتا اسکو منظور کرو

کوشلیا جی از جانکی جی

نور چشم نور البصر میری راحت جان
سدا سہاگن تو رہے تیری پت بھگوان رکھے

نور رامچندر سے بڑھکر ہے اور پران سے مجکو پیاری ہے
آنکھوں کی پتلی ہو میری تو جانکی جان ہماری ہے

بن بہت شاد دلمیں ہونگی کچھ حال تو کہہ مجھسے بیٹا
جو تیری خوشی سو میری خوشی جو تیری رضا سو میری رضا

جانکی جی از کوشلیا جی

راج ملک تھا رام کا جانے تھا سنسار
پلٹا کھایا چرخ نے پلٹ گیا یکبار

کیکئی نے راجہ دسرتھ سے سری بھرت کو راج دلایا ہے
اور پتر تمہارے کو ماتا بن کا اب باس کرایا ہے

ماتا کے حکم سے اے ماتا لچھمن بھائی کے ساتھ چلے
کہرام مچا ہے اجودھیا میں حیران ہیں سب باسی پور کے

تم سب دھرموں سے واقف ہو فرمائیے اب میں کیسی کروں
کیا فرمانی ہو ای ماتا میں بن کو جاؤں یا یہاں رہوں

تم موہ چھوڑ کر مجھسے کہو پت دھرم رہے اور شرم رہے
میں آپکے حکم کی تابع ہوں میری لاج رہے اور دھرم رہے

کوشلیا جی

سنتے ہی اس بات کے رام رام کہہ رام
وہیں زمین پر گر پڑی لیا کلیجہ تھام

میں کیسے جیوں اور کیسی کروں یہ کیسی بھئی ہے ہے دیا
کیا میں نے تیرا بگاڑا تھا ای بیرن ناحق ظلم کیا

لڑکا نہ تھا دکھی تھی اور جب تھا تھا رشک ارم یہ میرا گھر
بھگوان کا شکر میں کرتی تھی یہ داغ دیا میرے دل پہ

پیری میں میری اولاد ہوئی دلشاد ہوا میں شاد ہوئی
یکبارگی کیا آفت آئی ویران ہوئی برباد ہوئی

کونسلا جی

اے دیّا کیسی رچی اے میری بھگوان
یا وہ سامان یا یہ سامان یا وہ راحت یا یہ کلفت
اب کیسے کیسے صبر کروں کسطرح سے میں دھیرج دہاروں
سامان خوشی سب وہ رہوئی تازہ آفت سر پر آئی
یا راج تلک یا بن جانا یا وہ سامان یا یہہ سامان

کل تو وہ سامان تھا آج ہی یہ سامان
یا وہ فرحت یا یہہ رنجش یا وہ خوشیاں یا یہ آفت
ہیں ایک اکیلی گھر میں رہی کسکو دیکھوں کس سے بولوں
ہی ہی دیّا ہی ہی دیا کیسی یہ ہہنا نے دکھلائی
جو گھر تھا میرا رشک جناں اب بنتا ہی وہ ماتم کا مکاں

کونسلا جی

آنکھیں اندھی ہو گئیں نرگس کے مانند
میں کیا بولوں اور کیا دیکھوں بیچاری پہ مجھپر ظلم کئے
لڑکے بھی چلے اور بہو چلی کیوں مجکو وارث دو کہہ دیا
درد افریاد او وہ بلا افسوس دریغ ستم کیا ہی
کچھ شک ہی نہیں باقی آہیں میں رو رو کر مرجاؤنگی

پیاری غنچہ کی طرح میری زباں ہی بند
اب اور نہیں کچھ بن پڑتی کیکئی نے میرے پران لئے
گھر بارہ باٹ کیا میرا ہو بھلا کیکئی رانی کا
بیخود میں ہوتی جاتی ہوں کیا جانئے مجھپر غم کیا ہی
کیا بیٹھی بیٹھی اے لوگو اس گھر میں کاگ اوڑاؤنگی

کونسلا جی

سفر ستر مجکو ہوا دشمن ہی میرا یار
ہر گھڑی چھت کی اتر رہی ہر در رہی دہان نہنگ مجھے
کبھی رام لکھن کو ٹیرونگی کبھی تیرا نام پکاروں گی
تو مجھسے پوچھتی ہی بیٹا بتلاؤ تو میں کیسی کروں

موت ہی میری زندگی غم میرا غمخوار
جو میرا پلنگ تھا سونیکا وہ اب ہی شکل پلنگ مجھے
اس گھر میں اکیلی بیٹھی ہوئی سر دیواروں سے ماروں گی
میں تجھسے پوچھتی ہوں بیٹا میں پران تجوں یا جیتی رہوں

دوہا جانکی جی از رامچندر

پکڑو میری ہاتھ کو میں داسی تم ناتھ
ہا ہا کھاؤں پئیاں پڑوں لیچلو اپنے ساتھ

رامچندر از سیتاجی

اے پیاری گھر ہیں ہو ہوگی بڑی تکلیف
ہی راہ کٹھن اور سخت ہے بن اچھا نہیں جل ہی بُری پون
اونچے پہاڑ کانٹوں کے جھاڑ پھل کا کھانا پرتھی بستر
تکلیف بڑی منزل ہی کڑی کومل ہے چرن تیرے نازک تن

راہ کٹھن ہی بنوں کی تم ہو زار و نحیف
ہی وہ گھڑی وقت ہے بڑی پنچھر پنچھر جان گیے دشمن
اے مری جان لو کہا مان ہی بُرا بہت یہ سخت سفر
ای شیام سندری جان میری طے کیسی کر بگی راہ کٹھن

کبت رامچندر

اکاس نے باس پہاڑن کو نسیچر منہ پھاڑے ڈگرات ہیں
نیچ سی سوجہت نا ہیں زور باہو کو پھول کا اپر لوگ یہ جہنگا نی کہات ہیں

پگ ڈہرت چلت تن تہر تہرات گر گر پڑت جات ہیں
سندر تم ناری چلی صورت کی لہاری نسی نازک سا ون کا ہکو جوت ہیں

جانکی جی از رامچندر

ای پربھو کرپا کرو پکڑو میرا ہاتھ
جہاں تم ہو مجکو وہ کہہ ہی کیا کیوں دیتے ہو مجکو دکھ ہو کا
نہیں مجکو کسی کا خوف و خطر جہاں تم ہو مجکو دکھ ہی کیا
پت دہرم کو میری کھوتی ہو کیا میری ہنسی کراؤ گے
کوسلا جی سی پنیاں پڑ پڑ میں رخصت لیکر آئی ہوں

پت برتا کا دہرم ہی کری پیا کا ساتھ
ہا ہا پربھو مجھے لے ہی چلو جو ہونا ہی سو ہو ویگا
تم بن کو جاؤ میں رہوں یہاں فرماؤ مجکو سکھ ہی کیا
بن یہاں نہیں رہنی کی کبھی مجھے لاکھ طرح سمجھاؤ گے
ایشر کی قسم میرا دھرم ہی یہ بیشک میں تمہارے ساتھ چلوں

دوہا رامچندر جی

اے پیاری اس پنتھ میں ہونگی دکھ اپار
چلتا ہوں تم بھی چلو نہیں مجھے انکار

راجہ دسرتھ از سومنت

ای سومنت میرے گلہ سی کھینچ لو میری زبان
جس منہ سے کہا بن کو جاؤ اب اُس سی کہوں تو مت جائے

گر میں ایسی جانتا تو کیوں دیتا بردان
دہرکار ہی ایسی جیتیے میرے پران دہرم دونو جیے

مجھے پران سے پیاری جانکی ہے لچھمن آنکھوں کا تارا ہے | تینوں کو گھر سے نکال دیا راجہ دسرتھ ہتیارا ہے

یہہ کہاں دھرم ہے پاپوں کا لڑکو نہ کریں کچھ جور و جفا | یک عورت کے بہکانے سے میرا ایمان گیا اور دھرم گیا

تھا حکم ایک کو بن جاؤ دو اور چلے ہیں کیسی ہی جو ہے | جا بیٹے ایسے دکھ سہوں انسان ہوں یا کوئی پتھر ہوں

رامچندر از کوسلاجی

اے ماتا دھیرج دھرو من میں یا نہ ہو دھیر | میرو تیرے دکھ سے بیاکل ہوت سریر

مجھے کسی باتکا دکھ نہیں کھاتا ہوں تیری سوں کی قسم | جب لچھمن جی ہیں ساتھ میری تو پھر کیا مجکو رنج والم

ہیں بن میں بڑے آرام مجھے پر دکھ ہے سو تیرا بانی کا | میرے آراموں کی خاطر اسے دکھ ہے لچھمن بھائی کا

ہم تینوں کا جانا آنا ایک سپنے سے بھی کمتر ہے | واں کچھ بھی کلیس نہیں ہوگا جب تیری کرپا مجھپر ہے

مجھے کوئی چیز درکار نہیں پر اتنا تجھسے مانگتا ہوں | تو مجھے پیار سے کنٹھ لگا پھر تھوڑا دودھ تیرا پی لوں

راجہ دسرتھ از سومنت

اے سومنت تم رام کو جلدی لیکر جاؤ | چودہ دن بن میں ہیں پھرا کے لے آؤ

ای بدھنا تو نے کیسی رچی میری پران لیئے اور اجس دیا | میں نے رام لچھمن سے بیٹوں پر یہ ظلم کیا یہہ جور کیا

میرے پران گئے بدنامی ملی ٹکڑے ہے جگر پھٹتا ہے ہیا | میرے خاک پڑے اس جینے پر بدنام جیا تو خاک جیا

راجہ دسرتھ

اے لوگو میرے حال کو سن لینا با غور | مجھسا تجربہ کاریاں کوئی نہیں ہے اور

تم جتنے سننے والے ہو سب میری وصیت یاد کرو | کوئی داؤں ہیں انکے مت آنا ان عورتوں پر لعنت بھیجو

ایمان کی پران کی حرمت کی یہ سبکی لینے والیاں ہیں | بیرحم ہیں اور بیدرد ہیں یہ دکھوں کی دینے والیاں ہیں

جوان سے ملایا لطف و کرم نہ یہاں کا ہوا نہ وانکا ہوا | دنیا اور دین باہم نہ مٹے یہاں کا ہوا نہ وہاں کا ہوا

جوان کو اپنا سمجھیگا وہ میری طرح پچھتائے گا | جیتے جی رنج اٹھائیگا روتے روتے مرجائیگا

مثنوی

مکر و عیاری کی اوستاد ستم کی بنیاد
انکی آبادی نے لاکھوں کو کیا ہے برباد

ان کے دریائے تملق میں جو تیرا وہ گرا
ان کے صحرائے محبت میں جو آیا نہ پھرا

زن میں جو زا ہی وہ ہی مرد کو شکل شمشیر
استری میں جو الف ہی وہ قضا کا ہی تیر

زر زمیں زن میں جو زا ہی وہ بزن کا زا ہی
اس کا مارا ہوا دنیا میں کہاں بچتا ہے

یہ وہ زا ہی کہ جہاں اس سی ہوا ہی فانی
ہفت سر اژدہا کہتے ہیں اسے خاقانی

مبتلا کر کے یہ عاشق کو فدا کرتے ہیں
باپ بیٹے کو تو ایک دم میں جدا کرتی ہیں

زہر میٹھے میں کھلاتی ہیں پے جانشکنی
پان میں پیار سے رکھدیتی ہیں مہر کی کنی

روز اول ہی یہ کہدیتی ہیں یوں شوہر سے
میرے سب خویش و اقارب کو چھوڑایا تونی

جس طرح تونے چھوڑائے ہیں مرے گھر والے
یاد رکھ تجھ سے میں لیلونگی یہ بدلے سارے

کیسی تاثیر ہی دیکھو تو زبان زن کو
اپنے لڑکوں سی کہا میں نے کہ جاؤ بن کو

ناقص العقل نہیں کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں
ہاں بد اندیش جہاں ہیں وہ کج اندیش نہیں

آنکھ وہ رکھتی ہیں سو کوس کی دکھلاتی ہے
کامل العقل ہیں کچھ اس میں پس و پیش نہیں

مرد بیچارے میں یہ عقل کہاں سے آئی
خاص عورت کے لئے ختم ہوئی رعنائی

مکر و عیاری میں اوستاد ہیں یہ شیطان کے
ان سی سیکھا ہی کیا چرخ کہن نیرنگی

ملا ہی درمیاں میں حکم شیطاں کو برائی کا
دیا ہی روز اول عورتوں کو مکر کا حصا

بنی ہی شکل زن عابد کو جب ناپاک کرتا ہی
مدد ہی عورتوں کی ورنہ یہ کیا خاک کرتا ہی

ہزاروں تن ہیں انکی اور یہ یکہ و تنہا ہی
بدی میں ان کے آگے ایک یہ چھوٹا سا بچا سے

رہا پیر فلک سو گردشیں اسکی پرانی ہیں
نئی نیرنگ ہیں انکی یہ سب فتنوں کی بانی ہیں

غرض گردوں شیطان سے کسیسی انکو نسبت کیا
یہ وہ کافر ہیں جنسے دیوتوں نے بھی امان مانگی
ہنر میں اپنے لاثانی فنون میں اپنے ہی یکتا
کسی سے کچھ نہیں مخفی حقیقت راجہ اندر کی

شعر چوبولہ

سب آنکھوں سے تم دیکھتے ہو جو کچھ احوال کیا میرا
ان دکھونکو میں سہتا ہوں ہوگیا کلیجہ پتھر کا

شعر

دوڑ کر جا رے ابھی دیکھ تو آوے کوئی
جانے کیا دشت میں حالت ہے مری بچونکی

قطعہ

رام لچھمن سے کہیں سن میرے بھائی پیارے
تلووں سے خون ٹپکتا ہے لگے ہیں کانٹے
دل میں افسوس کیا دیکھ کے حال سیتا
دکھ کیا کیا مری بچوں پہ پڑے صحرا میں

میں جو کہتا تھا چل رو تا ہے دکھ کی مارے
دانتوں سے کھینچ لوں پاؤں کو ذرا پھیلا دے
کوئی دو کھیا نہیں دنیا میں مثالِ سیتا
گل سے نازک تھے گئے کیسے کر دے صحرا میں

راجہ دسرتھ

مجھ سے بڑھکر جگت میں اور نہیں ہے کوئی
جو کرنی مجھسے ہوئی ایسی کسی سے ہوئی
چھاتی پہ میرے چڑھ بیٹھے اور انگلیاں منہ میں ڈالے کوئی
میرا گلا دبا کے زبردستی تالو سے زبان نکالے کوئی

اشعار

بیٹھ پیچھے تو کہوگے ہی ادھر می مجھکو
اس برے کرنیکا پھل آنکھ دکھائے مجھکو
کیا میں ایسا ہی تھا جو کرتا ستم لڑکوں پر

میرے منہ ہی پہ کہو لوگو کو کر می مجھکو
کان سے سن لوں تو کچھ شرم ہی آئے مجھکو
ایسے بردانوں کو دیتا میں قسم کھا کھا کر

چوبولہ

وہ جنگ نند نے بہزار بیبا ری بلک بلک روتی ہوگی
ہر قدم قدم بیچاری منہ آنسوؤں سی دھوتی ہوگی

چوبولہ

ہیں مرا لڑکے گئے بن کو تجھے راج ملا
کیکیی اب تو ہوا تیرا کلیجہ ٹھنڈا

پھر یہہ صدمہ گذرا غم کا جو جلتے ہے سب تا و تو اں
نہ تو ہاتھ ہلا نہ قدم ہی ہلے ہوئیں آنکھیں بند اور گونگ زبان

سومنت از راجہ دشرتھ

اے راجہ لاچار ہوں بگڑ گئی تقدیر
وہ تینوں بن کو گئے بنی نہ کچھ تدبیر

ہر چند کہ میں نے سمجھایا میری ایک نہ مانی بن کو گئے
کب میرے مٹائے مٹے ہیں جو اچھے بھاگ ہیں بدھ نے لکھے

تم صبر کرو دہیرج دہار و اب کیا حاصل ہے پران دیئے
دل اپنا ان سے بہلاؤ موجود تمہارے دو بیٹے

دوہا راجہ دشرتھ

جب سومنت کے مکھ سے ایسی سنی تقریر
رام رام کہہ رام کہہ دشرتھ تجا شریر

رانی کوشلاجی

رانیاں سنکر یہہ خبر دوڑیں زار و نزار
چوڑیں توڑیں ہاتھ کی زیور دہر ا اوتار

ہائے چرخ ستمگر ای بدنہا کیوں تو نے ہم پر ستم کیا
بیٹی بہو میری بن کو گئی اور غم سے پیا نے پران دیئے

یاں بھرت شتروہن گھر میں نہیں بھنکت ہے لاش پڑی دبا
نہ تو تا و چچا کا لڑکا ہی نہیں چھوٹا بڑا کوئی بھیا

افسوس کوئی موجود نہیں مٹی کا ٹھکانے لگوایا
نا حال کا کوئی پرساں ہے نا بات کا کوئی پوچھیا

کڑہ

کہو تو سہی اے چرخ ستم یہہ ہم پہ نجا ہے
لڑکے بن کو گئے پیا نے پران تجا ہے

دیا زخم پہ زخم تیر پہ تیر لگایا
اے ظالم بے درد رحم تجھکو نہیں آیا

سہے ظلم پہ ظلم ستم پہ ستم اوٹھایا
سہے رنج پہ رنج الم پہ الم اوٹھایا

ایک رنج سے ابھی فراغت نہیں پائی — نئی بپت پر بپت اور تو نے دکھلائی

پھول سا کومل بدن سیا اور دونوں بھائی — بن بن ڈولت پھریں پیا نے دیہہ گنوائی

سخت مصیبت پڑی ہای اس رنج و محن سے — اب ہم کیسی کریں ہائے ان نکست نہیں تن سے

گر کوئی ایسا جتن کہ نکسے جان ہماری — گر تو نے غم دیا تو کر تو ہی غم خواری

اے قاتل لے کھینچ کوئی تلوار دو دھارا — ایسا ہاتھ لگا و سیس کٹ جائے ہمارا

تم تو اب چل دیے یہاں ہے کون ہمارا — لاج شرم پت دہرم پران کا رکھن ہارا

یہ بھی قول و قرار ہوا تھا میرا تمہارا — واو دیا چل بسے ہیں ادھر میں ہارا

ہم داسی تم ناتھ دغا مت دیو پیارے — دامن سے ہم لگی ہوئی ہیں ناتھ تمہارے

ہمیں چھوڑ مجدھار گئے تم شیام کنارے — او چھلت ڈوبت ہیں جنم بھر یہ ان ہمارے

بر ماوس برسات بیچ جب آوے ساہیں — بر پوجن کیسے جائیں بنا بر کے کہلائیں

تم تو اب چل دیے اکیلا ہم کو چھوڑا — جب سرجو پر جائیں کریں کس سے گٹھ جوڑا

بدھ ہنانے یہ بپت ہائے مجھ کو دکھلائی — لٹ گیا سارا سہاگ رانڈ جگ میں کہلائی

نکر جہاں میں ہائے ہمیشہ رنج اٹھائے — ٹوٹ پڑا یہ دکھ سکھ کے جب دن آئے

نا کوئی سنگ نہ ساتھ نکوئی مات پوچھیا — چار پور نر کا پنا لاش بھنکت ہے، دیا

جوڑوں دونوں ہاتھ ذرا نینا تو کھولو — پڑوں تمہارے پاوں تنک منہ سے تو بولو

بپتا ہیں ہمکو ڈال چلے تم سرگ کی ماہیں — اب پت کیسے رہے بنا پت کی کہلائیں

رانی کیکئی

کبھو میری زبان پڑی میرت پر گاجا — لڑکے بن کو گئے پران تجد ہے راجا

رام لکھن میری پران جانکی پران سے پیاری — میں نے یہ کیا کیا میری مت کس نے ماری

بھرت کو اپنا پوت کبھی میں نے نہیں جانا | رامچندر نے مجھے سدا ماتا کر مانا
پھوٹ گئی تقدیر ہوئی جگ میں سوائی | دیکھ مجھے سب کہیں ہٹو ہتھیارن آئی
سوتیں ماریں بول کہیں موی خسما کھائی | دیکھ کے میری شکل ہنسیں سب لوگ لگائی

دوہا بششٹ جی از سومنت

اے سومنت مت دیر کر رتھ کو لیکر جاؤ | بھرت سترہن کو یہاں جلد بیسے لے آؤ

دوہا

بھرت سترہن اودھ میں جب ہی پہونچے آئے | اشگن رستہ میں ہوئی نپٹ گئے گھبرائے

دوہا

دونوں بھائی محل میں بدم پہونچے آئے | دیکھ پتا کی لاش کو گئے مورچھا کھائے

دوہا کبری از بھرت جی

کبری بولی بھرت سے میری پورن ہو گئی آس | راج تلک تمکو ہوا رام گئے بنو باس

دوہا

وہیں بھرت نے دوڑ کر ماری اسکے لات | کوبر اس کا مٹ گیا ہو گئی سندر گات

بھرت از کیکئی

اے ہتیارن کل موہی ای پاپ گیان | رام لکھن بن کو گئے تج پتا نے پران
تو پچھلے جنم کی بیرن تھی تونے ماتا ہو کر بیر کیا | بھیا بھاوج میری بن کو گئے اور تونے پتا کا پران لیا
انند پرجا کا ناس کیا اور سبکو دہارن دکھ دیا | یاں لاش پتا کی بھنکت ہے واں بن میں بیکل رام سیتا

اشعار

ہائے اس کبری کے بہکانے سے | پڑ گئے جان کے مجکو لالے ہا

بھائی بن کو گئے اور باپ مرے
مجھسے بھی بڑھ کے وہ سو ورجہ تجھ کو بھاتے
آپ بدنام ہوئی مجکو بھی بدنام کیا
بے خطا ہائے وہ بن کو بھیجے ؛؛
میرا اپنا کیا منہ مفت میں کالا تو نے
باپ بھی مر گئے بھائی بھی گئے صحرا کو
تو عزازیل ہی مژگاں ترے تیر قضا
بھائی بن کو گئے اور باپ مری ہائے ستم
دکھاؤں میں منہ اپنا دنیا میں کیسے
زمانہ کے نزدیک لے میری مادر ؛؛
یقیں کون لائے میری بے قصوری
جب تلک دنیا ہی بدنامی میری قائم رہے
بھائی کو بھیجا بن کو لئے باپ کے پران
جو دیکھے گا کہے گا یہ سب اس کی گھاتی ہے

برے ہوتے ہیں بھڑانے والے
رام لچھمن سے کہو کیا تھی لڑائی تیری
تا قیامت نہیں جائیگی برائی تیری
رام لچھمن تھے رضا جو تیرے
رام لچھمن کو دیا دیس نکالا تو نے
ہو گیا اب تو کلیجہ ترا مادر ٹھنڈا
اور زباں تیغ ہی شمشیر ہی تیری ابرو
تجکو لازم ہی کہ میرا بھی گلا کاٹ دے تو
جس اس طرح کا یہہ تو نے کیا ہے
جو تیری خطا ہی وہ میری خطا ہے
جو تو نے کیا ہی وہ میں نے کیا ہے
کب چھوٹا چھوٹتا ہی دھبا ہی کچے نیل کا
جب تو نے راج مجکو اودھ کا دلا دیا
ماتھے پر میرے نیل کا ٹیکا گودا دیا

بھرت از کیکئی

تو نے مجکو جگت میں بہت کیا بدنام
ماتا ہو کر تو نے جگمیں کالا منہ کروایا ہے
مجھ بے قصور اور مسکیں کو ناحق یہ کلنک لگایا ہی
بہتر یہ تھا جب ہوتے ہی تو دودھ میں زہر ملا دیتی

جنم تک یہ سنسار ہی رہے کلنکی نام
یہ نیل کا ٹیکا ماتھے پر تو نے میرے لگوایا ہی
سن دشمن بیرن ہتیارن کیا اسیو اچھا پایا ہی
اور نار کاٹے پر میرا تو ہاتھ سی گلا دبا دیتی

تیرا بدلا بھی ہو جاتا اور میں بھی کلنک سے بچ جاتا
لعنت ہی میرے جینے پر دھرکار ہی میری جنتی پر

تو بھی بچتی اس ذلت سے اور میں بھی اجس نہیں پاتا
یہ مجکو کلنک رہی در در تو بھی بدنام رہا ہے گھر گھر

بھرت جی

گلعذار غنچہ دہن رشک سرو شمشاد
وہ داغ گل نسرین وسمن کہیں کانٹو پر سوتی ہوگی
وہ راج دولاری پران سی پیاری ملک بلک روتی ہوگی

جس پر تو نے بیخطا کیا ظلم بیداد
کیا جانے صحرا میں کیا کیا تکلیف اُسے ہوتی ہوگی
ہر قدم قدم پر بیچاری منہ آنسوؤں سے دھوتی ہوگی

بھرت جی

یہ کہکر سری بھرت نے کہا رام سے دھیان
میں بے قصور ہوں اب بیان کری میرے آگے آئی
جو سنتے ہیں وہ کہتے ہیں تھی بھرت نے ماتا سکھلائی
میری آبرو پانی پانی ہوئی سب خاک میں ملگئی رعنائی

چرنوں سیس نوائے کے ایسا کیا بیان
کب میرے مٹائے مٹتی ہے قسمت میں لکھی تھی رسوائی
تم مجھے چھوڑ کر بن کو گئے یاں میں نے بڑی ذلت پائی
تم سب کے جیکی جانتے ہو اتنا ہی بھروسا ہے بھائی

بھرت جی

دو دکھ کے اوپر دکھ ہی مجھسے سہا نجائے
ہے وقت مصیبت کا مجھپر لو جلد خبر میری بھیا
میں شرم کے مارے مرتا ہوں ٹکڑے ہی جگر پھٹتا ہی بھیا

دین دکھی موئے جانکے رگھبر ہو سہائے
میں کس سے کہوں میری کون سنے کچھ میں نے کیا یا نہیں کیا
میرے خاک پڑی اس جینے پر بدنام جیا تو خاک جیا

گروبشست از بھرت

بدہ گیان کی کہان ہو تم ہو بڑے گمبھیر
تم جانتے ہو اپنے من میں ہی رام چند کی گت نیاری
اون لیلا دھر نے ناٹک کی تم خود واقف ہو لیلا سے

کرتے ہو کس واسطے بیہودہ تقریر
کیوں اسکو دوس لگاتے ہو بیخطا تمہاری مہتاری
ہاں رام چند کیکئی نے بھیجے لکھن سیا کس نے بھیجی

معلوم نہیں کیا مطلب ہے کس واسطے ہی بن کا جانا
جو کام کہ ہونے والا ہی بن ہوئے نہیں وہ رہتا ہی
اوٹھ آگ لگاؤ راجا کو اور لوک کی بیوہار کرو

اجی رام کی رام ہی گت جانے بیفائدہ ہی اب سمجھانا
سو جان بوجھ کر اے لڑکے پھر کیسی باتیں کرتا ہی
یہ باتیں سب بیہودہ ہیں مت انکی مٹی خوار کرو

بھرت از کوشلا جی

ماتا سارے جگت میں بہت ہوا بدنام
ناکردہ گناہ اور بیقصور ہیں ناحق مارا جاتا ہوں
سوگند تمہارے چرنوں کی اور پتا کے مجکو سر کی قسم
گو اُسکے پیٹ سے پیدا ہوں پر تونے مجکو پالا ہی
یہ دیہہ میری اپرادھی ہی اس دیہہ کو تیاگ کرونگا میں

تابعدار ہوں رام کا نہیں راج سی کام
ہوا جگمیں کلنکی نام میرا اور دغاباز کہلاتا ہوں
مجھے مطلق اس کی خبر ہی نہیں کیکئی نے جو کچھ کیا ستم
اُس بیرن نے یہ دغا کیا منہ میرا جگ میں کالا ہی
سر رام کو اُس نے بن بھیجا اب تیرے آگے مرونگا میں

گڑہ

رام چند بن گئے ہوئی میری رسوائی
کس کو آوے یقین کہ میری خطا نہیں ہے
سیتا جی یہ کہیں کہیں یہ لچھمن بھائی
جو کچھ اُس نے کیا میری خاطر سے کیا ہے
یہہ کلنک نا چھوٹے کبھی میرے چھٹوائے
ای بھائی ستہرہن سننے ہو اتنا مجکو ممنون کیجو

راج کاج کے لئے بھرت نے ماں سکھلائی
ماتا سے کچھ ذکر بھرت نے کیا نہیں ہے
اودھ راج کے لئے بھرت کیکئی سکھائی
مجکو دیا ہی راج رام بن باس دیا ہی
اب میں کس سے کہوں جو کچھ میں نے دکھ پائے
تم پتا کی لاش جلاؤ گے میری بھی لاش جلا دیجو

گڑہ

کھینچ لی تلوار گلے پر ہاتھ چلایا
کوشلا پڑی دوڑ بھرت کو گلے لگایا

کوشلا جی از بھرت

اپنا اپنے ہاتھ سے کرتا ہی تو حلال — ٹکڑے ہی میرا جگر دیکھ کے تیرا حال

ای میرے پوت آ میری لال ای میری پیاری من بہاون — یہ پرلے تو کیا کرتا ہی کیوں جان کا ہوتا ہی دشمن
تجھے ان باتوں کی خبر ہی کیا تو تو اپنے ننہال میں تھا — کیوں جان کو اپنی کھوتا ہی کیوں دیتا ہی مجکو دھوکا
سری رام کی ہی سوگند مجھے کچھ اس میں تیری خطا نہیں — ہیں کھاتی ہوں تری سر کی قسم کچھ اس میں تو نے کیا نہیں
ہی رام چند تمسے بڑھکر اور رام چند سی تو بڑھکر — گروہ ہی میرا لخت جگر تو تو ہے میرا نور نظر
تم دونوں میرے آتما ہو اور جان و جگر سے بڑھکر ہو — یک بال برابر فرق نہیں تم دونوں مجھے برابر ہو
سری رام چند مایا دی کو مایا اپنی دکھلانا تھا — کیکئی کی اس میں خطا نہیں سری رام کو تو بن جانا تھا

بششٹ از رانی کوشلا جی

رانیوں تم دھیرج دہرو کیوں ہو زار و نزار — مرت لوک میں آنکر یہ ہی ہی بیوہار
پہلے تو دسرتھ ایک ہی تھا اب ایک کے تم کو چار ملے — پہلے ایک باغ تھا سو کھا سا اب چار جگہ گلزار ملے
جب ایک ہی پالنیوالا تھا اب چار پالنے والے ہیں — چاروں لائق چاروں اچھے چاروں کے ڈھنگ نرالے ہیں
تم بڑے بھاگ کی پوری ہو ایسے لڑکو نکی مہتاری — ہیں سیکھے سب آگیا کاری سب کے نیکے فرمانبرداری
رہا رام چند کا بن جانا دان ہی کوئی جو دکھ پائے — جس کام کی خاطر گئے ہیں وہ وہ کام کیا اور گھر آئے
تم صبر کرو دھیرج دھارو لڑکوں کو گلے لگاؤ تم — ہی تنہا کا ان کو شوک بڑا سو پیار سے اب سمجھاؤ تم

رعایا اودھ

یہ پرلے کیسی ہوئی ٹوٹ پڑا آکاس — ہائے اودھ سونا ہوا جاویں کس کے پاس
گئے رام لکھن تج دونوں بن دسرتھ کا مرن اب کیسے کریں — اگنی میں جلیں یا زہر کھائیں یا کنوئیں میں جاکر ڈوب مریں
سنسار سے بھرت جی آئے ہیں سو وہ بھی جانکو کھوتے ہیں — اب کوئی نہیں را جا اپنا ہم سب فریادی روتے ہیں
آفت پہ آفت آئی ہی اس پنا کو ہم کیسے سہیں — ہم کیسے اودھ میں باس کریں کسکو دیکھیں اور کیسے رہیں

ہم سب کے سب بیراگی ہوئے بھگواں کی یونہی تھی اچھا . . . تقدیریں سب کی بگڑ گئیں تدبیروں سے ہی حاصل کیا

سب رونق پانی دور ہوئی سوکھا ہے ہرا کوئی باغ نہیں . . . ذرا آنکھ کھولکے دیکھو تو ہے گھر میں کسی کے چراغ نہیں

لاونی

ہوتی ہونی ہوتی اب ہونی اجودھیا ہوتی . . . گھر گھر تو کہرام مچا ہے پرجا ساری روتی

دسرتھ نے تو پران تجا ہے . . . کوشلا ہے جی کھوتی

گروبششٹ از بھرت

ہونہار مٹتی نہیں ان ہونی نہیں ہوئے . . . جو کچھ لکھا للاٹ میں میٹ سکے نہیں کوئے

اب دھیرج دھر بیکل مت ہو کیوں زار زار تو روتا ہے . . . جو ہونی تھی وہ ہو کے رہے اب پچتائے کیا ہوتا ہے

سنسار کا یہ ہی نقشہ ہے کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے . . . تم خوب جانتے ہو بیٹا سب جھوٹا جگ کا ناتا ہے

جو کچھ گذری گذری ہر دھیرج کرم پتا کا کر . . . کیا کوئی تجھے سمجھاویگا ہے یہ سب ظاہر تجھپر

ہیں گیا تو کیا اور کوئی گیا ان سبکو کال گراسے گا . . . یہ ہی بیوہار یہاں کا ہے کر کرم پتا کے ای بیٹا

گروبششٹ از بھرت

بھرت راج اس دکھ سے ہوتے ہو بیزار . . . ہونی سے اس جگت میں سب کوئی لاچار

اے بھرت راج پنڈت ہو کر یہ کیسی باتیں کرتا ہے . . . جو مرتا ہے وہ جیتا ہے جو جیتا ہے وہ مرتا ہے

یہ دیہہ جیو کے کپڑے ہیں کوئی اب پہنا کوئی پھر پہنا . . . اور سات لوک ہیں گھر اسکے کبھی یاں رہنا کبھی واں رہنا

کبھی باپ بنا اور کبھی بیٹا کبھی آقا ہے کبھی ہے نوکر . . . کبھی ہاتھی ہے کبھی گھوڑا ہے کبھی اس نے لگائی اسکے پر

جس قالب کو یہ چھوڑتا ہے پھر اس سے کام نہیں رکھتا . . . اس گھر کا اور گھر والونکا پھر یاد بھی نام نہیں رکھتا

یاں کیسا پتا کیسا لڑکا کسکی مادر کس کی جورو . . . یاں لاش پڑی رہ جاتی ہے اٹھ آگ لگا دی اسکو تو

اپنا اپنے ہاتھ سے کرتا ہی تو حلال

ٹکڑے ہی میرا جگر دیکھ کے تیرا حال

ای میرے پوت اے میری لال ای میری پیاری من بہاؤن
تجھے اِن باتوں کی خبر ہی کیا تو تو اپنے ننہال میں تھا
سری رام کی ہی سوگند مجھی کچھ اس میں تیری خطا نہیں
ہی رام چند تمسے بڑھکر اور رام چند سی تو بڑھکر
تم دونوں میرے آتما ہو اور جان و جگر سے بڑھکر ہو
سری رام چند مایا دی کو مایا اپنی دکھلانا تھا

یہ پرلے تو کیا کرتا ہی کیوں جان کا ہوتا ہی دشمن
کیوں جان کو اپنی کھوتا ہی کیوں دیتا ہی مجکو دھوکا
میں کھاتی ہوں تری سر کی قسم کچھ اس میں تو نی کیا نہیں
گروہ ہی میرا لخت جگر تو تو ہے میرا نورِ نظر
یک بال برابر فرق نہیں تم دونوں مجھے برابر ہو
کیکئی کی اس میں خطا نہیں سری رام کو تو بن جانا تھا

بششٹ از رانی کوشلا جی

رانیوں تم دھیرج دھرو کیوں ہو زار و نزار
پہلے تو دسرتھ ایک ہی تھا اب ایک کے تم کو چار ملے
جب ایک ہی پالینوالا تھا اب چار پالنے والے ہیں
تم بڑے بھاگ کی پوری ہو ایسے لڑکو نکی مہتاری
رہا رام چند کا بن جانا نادان ہی کوئی جو دکھ پائے
تم صبر کرو دھیرج دھارو لڑکوں کو گلے لگاؤ تم

مرت لوک میں آنکر یہ ہی ہی بیوہار
پہلے ایک باغ تھا سو کھا سا اب چار جگہ گلزار ملے
چاروں لائق چاروں اچھے چاروں کے ڈھنگ نرالے ہیں
ہیں سبکے سب آگیا کاری سب کے سب نیکیے فرمانبرداری
جس کام کی خاطر گئے ہیں وہ وہ کام کیا اور گھر آئے
ہی تپا کا ان کو شوک بڑا سو پیار سے اب سمجھاؤ تم

رعایا اودھ

یہ پرلے کیسی ہوئی ٹوٹ پڑا آکاس
گئے رام لکھن تیج دونوں بن دسرتھ کا مرن اب کیسے کریں
ننسار سے بھرت جی آئے ہیں سو وہ بھی جانکو کھوتے ہیں
آفت یہ آفت آئی ہی اس پنا کو ہم کیسے سہیں

ہائے اودھ سونا ہوا جاویں کس کے پاس
اگنی میں جلیں یا زہر کھائیں یا کنوئیں میں جاکر ڈوب مریں
اب کوئی نہیں ہی جا اپنا ہم سب فریادی روتے ہیں
ہم کیسے اودھ میں باس کریں کسکو دیکھیں اور کیسے رہیں

کیوں نہ گاؤں میں اس کا گن جس نام
بعد اسکے یہ عرض کرتا ہے
نہ کبھی دوستوں سے کچھ امید
اُنکی تصنیف چھپ ہی ہے یہ
شعلہ جن کا تخلص نامی
سال میلاد اُن کا لکھتا ہوں
بدھ کا دن دوادشی کی تتھ
منتقل اُنکا ہے سناتن دھرم
سوانگ میں سب دکھاتے ہیں لیلا
اب ہے جو بولوں میں وہ راماین
سوانگ میں جو سروپ بنتے ہیں
خبر اب پہلے سنئے اُس کا حال
وہ سری رامچندر جی کا حال
سری دسرت کا رنج سے مرنا

دی تھی برہما نے میگناد کو شکت
وہ پُون ست کا جاندو نا گر
ستی ہوتا سلوچنا کا پھر
دوساسن کے وہ زور کا گھٹنا

جسکی کرپا سے کام آئے راس
خاکپا گو ہے حقیر الناس
نہ کبھی دشمنوں کا خوف ہراس
جو کہ ہیں اک بزرگ فیض اساس
نام ہے منشی نرائن داس
دیکھکر جنم پتر کا قرطاس
کرشن کا پاکھ پوکھ کا سبھ ماس
جس میں ہرگز نہیں کوئی وسواس
شکتی ستی دروپدی بنوباس
کہہ گئے جو گسائیں تلسی داس
اُنکے لائق ہے زیور اور لباس
نام ہے جنکی سوانگ کا بنوباس
بھید جن کا نہ پاویں بید بیاس
پر نکرنا بچن کا دھرم کا ناس

صرف تھی اس کے تپ بن جیتا انفاس
وہ سجیون کا لانا بے وسواس
جس کو سمجھاتے تھے سر اور ساس
جب ہے کھینچا دروپدی کا لباس

جسنے بخشے مجھے دلی مقصود
نہ خوشامد کا روگ ہے مجھ میں
راست کہتا ہوں یہ میری خو ہے
مرد سنجیدہ صاحب اخلاف
برہمن قوم گوت پاراسر
ایکہزار آٹھ سو بہتر تھا
سن اٹھارہ سو پندرہ ہوگا
فصل ہولی میں سوانگ کرتے ہیں
رقت آتی ہے قلب سامع میں
پوری تفصیل کیا سناؤں میں
خوش گلو بھی ہیں خوبرو بھی ہیں
کیکئی رانی کا وہ مانگنا بر
سری لچھمن جی اور سیا جی
بھرت کی کیکئی ہے وہ تقریر

سری لچھمن کی مورچھا اس سے
سری لچھمن جی ہو گئے جیتن
جاکے لائے بھی جو کہ پٹ کا سیس
کتنی عمدہ لکھی ہے وہ فریاد

جسنے کی پوری ہے بر دلکی آس
نہ سماجت بھٹکتی ہے بہر پاس
دل میں آتا نہیں کبھی وسواس
زود فہم و ذکی و قدر شناس
ہے بدایوں کا فخر کہتا راس
بیر بکرم کا سمبت اجلاس
بیسوی سال ہی زرو فیا ہے میں
پانچ سوانگوں سے منفعل ہے بیاس
رفر کو جانتے ہیں مرشناس
میں کہاں اور کہاں ہے میرا قیاس
ساز و ساماں بھی ہے بجا در آس
راجہ جسرت کو ہے اپنے قول کا پاس
ساتھ جانا وہ بن میں کرنا نواس
وہ گرو جی کا گیا ڈرہ بسواس

وہ سری رامچندر جی کا ہراس
نہ کیا بات کا نہ رات کا پاس
میگنا تھا اسکا نام سنگھ تھی پراس
آگئے ہیں سری کرشن جی پاس

رانی اور لاکھا پاتر سے	بہر تو بکاوہ پہلے بھوگ بلاس	پھر بکا یک وہ جوگ اور بیراگ	جس کا شہرہ جہان میں ہے چپ و راس
آلا اودل کا سوانگ سے ہیں بیاس وہ لڑائی لکھی ہو برہما کی ثابت اندل ہر نکی سوانگ ہیں نت کی ہو شنبا جی کی استتی بھی کہیں	بن میں جانا کبھی کبھی بنواس جس کو سنکر بچا رہیں حواس محو ہو وہ اونکا پڑھ پڑھ کر پایو جل آگ پرتھوی آکاس جن کا ایک تختگاہ ہی کیلاس	جھولا چندراول اور رمنا کا سول سو جوگیوں کا آجانا وید گھٹ شاشتر اور پران اتہیاس سری گنگا جی کی بھی استت ہے ناد یا باہن اسکے کھٹو انگ	آنا طاہر کا سب شہ ساگر پاس اور دکھانا وہ اپنا جوگ ابھیاس جو کہ کرتی ہیں پاپ روگ کا ناس کال ہی جن کے بس میں مثل حواس
سری گوراجی اور درگا جی	سب سے پہلے گنیش جی پیاس	قصہ شاہزادہ گوہر	شاہزادی کا آنا اس کے پاس
وہ فسانہ عجائب اور غریب جان عالم بنا ہی جب بندر ملکہ ہے سخنوری کا انہیں ہیں قصائد بھی دلکش و نادر ذکر عیش و نشاط گرداگرد آگرہ دہلی اور بریلی کیا اہل اقبال و صاحب حشمت اپنا نام اور اپنے آقا کا لالہ امراؤ سنگھ سا عاقل	جس سے واقف ہیں سب عوام الناس اور گرفتار ہو کسی کے پاس ہر طرح کی جنس ہے ان کے پاس غزل اور جملہ نظم کی اجناس نام درد و الم نہ آس نہ پاس شہرت سے قسمتوں ہی چپے اس کارکن آپ ہی تھو اُن کے پاس خوب روشن کیا بہ سپاس جس کا ثانی نہ تھا جو بیچے قیاس	اُس وزیر بزرگ حسام کا ذکر اُسکی تقریر اُسکی فہمائش چار عنصر رباعیوں سی خجل نہ انہیں موہ ہی نہ مایا ہے خندہ پیشانی اور شگفتہ مزاج جوتی پرشاد رائصاحب تھے کئے دو لاکھ اُنہوں نے روپیہ خرچ دہلی والوں کا خاندان جسمیں رشک حاتم ہیں رائے رام کرشن	لب یا وہ چلنا دین گلاس وہ لکھی ہو کہ حسن کے گم ہوں حواس منفعل خمسوں سے ہیں پانچ حواس نہ انہیں لالچ زر کا بیم و ہراس کبھی دیکھا نہیں کسی نے اداس آگرہ میں جو سب رئیسوں کے راس دیکھے لوگوں کو نقد اور اجناس ہے ہر اک بحر فیض کا الیاس فخر دوراں ہیں رادھے موہن داس

وہ جو ہیں بالکرشن و شیو پرشاد
کار خیر آپ نے کئے اکثر
انکے شاگرد بھی ہیں اُب استاد
اور تقاریب تعزیت میں بھی
بھائی چھوٹے ہیں انکے چھیدا لال
منجھلے بھائی کے تین ہیں فرزند
کو نسی پنشن میں ہیں وہ عہدہ دار
اپنی اوقات اُٹھوں نے کر کے صرف
ہیں رتن لال تیسرے لڑکے
چھپ چکی یہ کتاب جس اسکو

اُنکی صحبت سے رشک لالہ ہو نحاس
بخش کر گوہر و زر و الماس
فن موسیقی کے مقام شناس
کیا سفر اور ہوئی طبع اُداس
بڑی معقول سر دنیا اساس
خوش سیر نیک خو خجستہ اساس
کار تعلیم انکو آتا ہی راس
سوانگ چھپوا دیے بجھادی پیاس
فصل کشتی کے الہ ہیبا اس
پھر تاریخ مجھکو تھا وسواس

کرتے ہیں قدر و منزلت انکی
ہوئی اُنکی بدولت اکثر لوگ
شادیوں میں کیا بہت کچھ خرچ
اُنکے والد کا نام متر سین
اُنسے چھوٹے کا نند رام ہے نام
ہیں شیشمبر دیال سب میں بڑے
کریں اپنے بڑونکا کیوں نہ ادب
ہیں شمبر دیال پور دوم
رہیں آباد شاد ہوں آباد
کہا شاکرنے دفعتاً گوہر

جانتے ہیں اُنھیں بھی قدر شناس
اہل زر جو تھے صاحب افلاس
اپنے اور اقربا کے بے وسواس
جنکا بیکنٹھ میں ہوا ہی باس
امتحان مجردی ہیں پاس
عقل کے دائرہ کا خط مماس
چھوٹے بچوں کا بھی انکو پاس
ہوش کی شست فہم کی کمپاس
رنج و غم سے بفضل رب الناس
سوانگ شائع ہی نارائن داس

تاریخ نتیجہ فکر نادرہ جناب منشی نرائن داس صاحب شاکر مد ظلہ العالی سلمہ اللہ تعالے

سوانگ چوبولوں سے شعلہ کا بہت عمدہ چھپا
شعلہ صاحب اس بدایوں میں عجب ہیں کہ ہیں شخص
لاتے ہیں تشریف سب حکام ازراہ کرم
الغرض شاکر نے کی فکر از پئے "تاریخ طبع"
مصرعہ تاریخ عیسی نے کہا شاکر سے یوں

داستانیں اور رامائن کی لیلا واہ واہ
سال بھر کے بعد کے سجواتے ہیں جلسہ سوانگ کا
ضلع کے حاکم کو بھی محو تماشا کر دیا
عیسوی تاریخ کی سن نکلے جس میں برملا
لالہ جی شعلہ کے دم تک ہی تماشا سوانگ کا

۱۸۹۳

چکیدہ قلم پرزور بابو جوگل کشور عرف بابو ہوری لال صاحب نائب تحصیلدار
تحصیل جلال آباد ضلع شاہجہان پور خلف جناب منشی نتانند صاحب ڈپٹی
کلکٹر مرحوم ضلع بدایون

کیا ہی مخدوم کے چھپے ہیں سوانگ
سنئے تاریخ بھی بطرز جدید
شاد ہیں جس کو سن کے ہر یک و نیک
صفر اور ایک اور زمین اور ایک

تاریخ طبعزاد جناب ٹھاکر جگنناتھ سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع بدایون

سوانگ نے شعلہ کے کیا لطف دکھایا واللہ
ہیں نے بیساختہ مصرعہ پڑھا از پی سال
اس کا دل شاد ہی جس نے کبھی سن پایا ہی
سمبت اونیس سو پنچاس ہیں چھپوایا ہی

تاریخ چکیدہ خامہ عنبریں شمامہ جناب منشی دیبی پرشاد صاحب سحر بدایونی سابق سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں پنشنر سلمہ اللہ تعالے

چھپی تصنیف شعلہ رام کی ہی جس ہیں ہر لیلا
بیاں جو کر گئے ہیں والمیک اور تلسی داس اوّل
مجھے تھی فکر سال طبع اس دلچسپ ناٹک کی
نہ دیکھی جس نے ہو اب آکے دیکھے وہ بشر لیلا
ہوئی چوبولوں ہیں ہی اب وہ نرائن کی نر لیلا
کہا اے سحر ہاتف نے لکھو کیا خوب تر لیلا

تاریخ من تصنیف مہاراج سری رام جی شاگرد رشید مصنف کتاب ہذا

گرچہ اظہر ہی ہر کی ہر لیلا ہی بہو باس شتہر لیلا
فکر ہی سال طبع کی تو لکھ
میرے استاد کی کتاب چھپی دل ہی شاد ایسی دیکھکر لیلا
سر پہ رام ایک خوب تر لیلا

۱۳ ھ ۱۰

نتیجہ فکر طبع زاد جناب منشی شنکر شاد صاحب سکنڈ کلرک دفتر شفاخانہ بدایون

ہوئی مطبوع شعلہ کی کتاب رام لیلا جب
ملک نے مصرعہ سن لکھ دیا شاکر یہ ہجری ہی
مصنف نے مجھے تاریخ لکھنے کی اجازت دی
کتاب رام لیلا ہو گئی دلچسپ شعلہ کی

تمت

ملنے کا پتہ

۱- منیجر شانتی پریس بدایوں

۲- لالہ پیارے لال اینڈ سنز بک سیلر بدایوں